Journal of Islamic Civilization and Culture (JICC)

JOURNAL OF ISLAMIC CIVILIZATION AND CULTURE(JICC)

Volume 3, Issue 2 (July-December, 2020)
ISSN (Print):2707-689X
ISSN (Online) 2707-6903
Issue: http://ahbabtrust.org/ojs/index.php/jicc/issue/view/9
URL: http://ahbabtrust.org/ojs/index.php/jicc/issue/view/9
Article DOI: https://doi.org/10.46896/jicc.v3i2.119

Title Analytical Study regarding View Point of Ulama's on Different Forms of Marriage Contracts in Present Era

Author (s): Dr. Hafiz Ghulam Anwar Alazhari and Zahoor Alam

Received on: 29 January, 2020
Accepted on: 26 November, 2020
Published on: 26 December, 2020

Citation: Dr. Hafiz Ghulam Anwar Alazhari and Zahoor Alam, "Construction: Analytical Study regarding View Point of Ulama's on Different Forms of Marriage Contracts in Present Era," JICC: 3 no, 2 (2020): 61-73

Publisher: Al-Ahbab Turst Islamabad

Islamic Research Index HEC Approved Research and Indexing Agency
INTERNATIONAL Scientific Indexing
المنهل ALMANHAL
ASIAN Research Index
Crossref
Click here for more

عصر حاضر میں نکاح کی مروجہ صورتیں؛علماء کی آراء کا تجزیاتی مطالعہ

Analytical Study regarding View Point of Ulama's on Different Forms of Marriage Contracts in Present Era

ڈاکٹر حافظ غلام انور الازہری*

ظہور عالم**

Abstract

This study intends at presenting the Islamic judgment on few debatable new forms of marriages such as; Al-Misyar, Marriage over Phones, Marriages on internet and friends' marriages and also few other forms, wherein, the exact legal conditions of the marriage contract and its essentials in the light of Islamic jurisprudence has been demonstrated. This study not only shows forms of marriages which are in accordance with the spirit of Islamic Fiqh and the legal common contracts; but also highlights some other forms of marriages, wherein, the illegality is involved and denial of the Islamic Scholars is also evident. To tell the truth, the essence of Marriage contract in Islam is basically to protect the family relationships ties from all possible evils. It is of prime importance for every Muslim irrespective of the gender to be aware and vigilant about any mistrust & to consult Ulamas in any undesirable situation. The study tries to explain why Islam emphasized Muslims to enter into Marriage contracts, anticipating it as the strongest bond. This study has provided few findings and recommendations about different forms of marriages such as out of the three forms marriage over telephone, the one wherein only partners without the presence of witnesses offers and accepts the proposal is considered illegal unanimously. Although marriage over internet is established yet it is desired that the same should be avoided as far as possible. The prevalent paper marriage is against the spirit of fiqh as it involves cheating. Due to possible arising of social concerns, marrying a woman from ahl-e-kitab is also not desirable. Tourist marriage is legal however the same is also unwanted as it is not in harmony with the rules of Fiqh. In the early days of Islam Muta'a Marriage was allowed, however the same has then been declared as haram and is still forbidden. Al-Misyar is legal, however the same is not in line with the principles of Fiqh but in order to avoid social distortion and in extreme need the same is allowed to be executed. Friend's marriage is no alternative to common marriage nor it is in line with the principles of Fiqh, however the same is legal. As marriages and divorce in dramas are executed among supposed characters so the rules of marriage are not bound to apply however the same should be avoided as far as possible.

---

*اسسٹنٹ پروفیسر/صدر شعبہ علوم اسلامیہ، محی الدین اسلامک یونیورسٹی، آزاد جموں وکشمیر

**پی ایچ ڈی، شعبہ علوم اسلامیہ، محی الدین اسلامک یونیورسٹی، آزاد جموں وکشمیر

عالم عرب میں رواج پذیر انعقاد نکاح کی نئی صورتیں، علماء کی آراء کا جائزہ

نکاح مسیار کی (لغوی) تعریف

عربی لغت میں لفظِ مسیار لفظ" سیر"سے ماخوذ ہے، چنانچہ ابن منظور اپنی شہرہ آفاق کتاب لسان العرب میں یوں رقمطراز ہیں:سیر:السیر:الذھاب:سار یسیر سیرا ومسیرا وتسیارا ومسیرة وسیرورة "[1] سار، یسیر سیراً و مسیراً ومیسرة ،یعنی سفر کرنا، چلنا پھرنا وغیرہ۔

"مسیار "مفعال کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔اس کے لغوی معنی بہت زیادہ چلنا پھرنا،اسی وجہ سے بہت زیادہ چلنے والے آدمی کو "رجل مسیار" و "رجل سیار" سے تعبیر کرتے ہیں۔ہمارے اس دعوی کی تائید امام ابو القاسم اصفہانی کے ان الفاظ سے ہوتی ہے: السیر:المضی فی الارض،ورجل سائر وسیار، والسیارة:[2]

نکاح مسیار کی اصطلاحی تعریف:

دستیاب قدیم علمی و فقہی ذخیرہ میں نکاح مسیار کی اصطلاح معروف نہیں تاہم موجودہ عرب معاشرے میں رواج پذیر اس عقد جدید کو معاصر علمانے اپنے اپنے الفاظ میں تعبیر کرنے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ دکتور احمد بن موسیٰ السہلی نکاح مسیار اور اس کی ترویج کے بارے میں لکھتے ہیں: " وکلمة(المسیار)ھی فی الاصل کلمة عامیة یقال انھا ظھرت فی اقلیم نجد اولا ثم انتشرت اولاً "عبارت کا مفہوم یہ ہے کہ لفظ مسیار غیر فصیح عامی کلمہ ہے جس کی اصطلاح مروجہ شکل وصورت میں عقدِ مسیار پر پہلی دفعہ سعودی عرب کے قصبہ نجد میں استعمال ہوئی اور پھر وہیں سے لوگوں میں مشہور ہوئی۔[3]

ڈاکٹر یوسف قرضاوی اس کی اصطلاحی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں:

ھوالزواج الذی یذھب فیه الرجل الی بیت المرأة ولا تنتقل المرأة الی بیت الرجل و فی الغالب تکون ھذه الزوجة ثانیة وعنده زوجة اخری ھی التی تکون فی بیته وینفق علیھا [4]

یہ وہ نکاح ہے جس میں مرد عورت کے گھر جاتا ہے۔عورت مرد کے گھر منتقل نہیں ہوتی۔عام طور پر یہ مرد کی دوسری شادی ہوتی ہے۔اس کی ایک اور بیوی ہوتی ہے جو اس کے گھر میں ہوتی ہے اور وہ اس کا نفقہ بھی ادا کرتا ہے۔

عبداللہ بن سلمان بن منیع نکاح مسیار کو مندرجہ ذیل الفاظ سے تعبیر کرتے ہیں:

انه زواج مستکمل لجمیع ارکانه و شروطه الا ان الزوجین قد ارتضیا واتفقا علی ان لا یکون للزوجة حق المبیت او القسمة وانما الامر راجع للزوج متی رغب فی زیارة زوجته فی ای ساعة من ساعات الیوم واللیلة فله ذلک ۔[5]

"نکاح مسیار ایسا عقد ہے جس میں شرعی نکاح کے تمام ارکان وشرائط پائی جاتی ہیں۔البتہ میاں بیوی

دونوں طے کر لیتے ہیں کہ زوجہ کے لیے حق مبیت نہیں ہوگا۔شوہر کی مرضی ہوتی ہے کہ دن ہو یا رات جب چاہے اپنی بیوی کے پاس آسکتا ہے۔"

ڈاکٹر وھبہ زحیلی نکاح مسیار کے بارے میں یوں رقم طراز ہیں:

هو الزواج الذى يتم بين رجل وامرأة بايجاب و قبول و شهادة شهود و حضور ولى على ان تتنازل المراة حقوقها المادية من مسكن و نفقة لها ولا لاولادها ان ولدت وعن بعض حقوقها مثل قسم فى المبيت بينها و بين ضرتها و تكفى بان يتردد عليها الرجل احياناً[6]

یہ ایسا عقد ہے جو عورت اور مرد کے مابین ایجاب و قبول نیز گواہوں اور ولی کی موجودگی کے ساتھ منعقد ہوتا ہے،اس بنیاد پر کہ عورت اپنے بعض حقوق مثلاً رہائش اور اپنی اولاد (اگر ہو جائے) کے نان و نفقہ اور شب باشی وغیرہ سے دستبردار ہو جاتی ہے۔مرد جب کبھی چاہے اس کے پاس آسکتا ہے۔

شیخ جابر حکمی نکاح مسیار کو ان الفاظ سے تعبیر کرتے ہیں:

لفظِ مسیار ایسے نکاح کا نام ہے جس میں خاوند اپنی زوجہ کے پاس تشریف لے جاتا ہے۔اِس میں بیوی شوہر کے ہاں نہیں جاتی۔ مسیار کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اِس طرح کے عقدِ نکاح میں شوہر دن کے مختلف اوقات میں کچھ وقت کے لئے اپنی بیوی کے پاس جاتا ہے۔یعنی عقدِ دائمی کی طرح بیوی کے پاس رات نہیں گزارتا بلکہ کچھ دیر کے لئے وہاں رُکتا ہے،پھر واپس چلا جاتا ہے۔اور غالباً یہ لفظ "يسيرا لشخص على فلان" سے ماخوذ ہے۔جس کا معنی ہیں "وہ شخص فلاں کے پاس جاتا ہے اور اُس کے پاس کچھ دیر قیام کرتا ہے۔[7]

مندرجہ بالا فقہا کی عبارات کا حاصل یہ ہے کہ نکاح مسیار ایک شرعی عقد ہے، جس میں خاوند اپنی سہولت کے پیش نظر دن یا رات کے کسی وقت میں اپنی اہلیہ کے ہاں جاتا ہے اور عورت اپنی رضامندی سے نان نفقہ، سکنیٰ اور شب باشی کے شرعی حقوق سے دستبردار ہو جاتی ہے۔

نکاح مسیار کے بارے میں علما کی آرا

اسامہ اشقر کی رائے: نکاح مسیار کی تعبیر ان الفاظ میں کرتے ہیں:

ان مسيار صيغة مبالغة يوصف بها الرجل الكثير السير، فنقول رجل مسيار، وسيار، ثم سمى به هذا النوع من الزواج۔۔۔۔، لان المتزوج فى هذا النوع من الزواج لا يلتزم بالحقوق الزوجية التى يلزمه بها الشرع، فكانه زواج السائر الماشى، الذى يتخفف فى سيره من الاثقال والمتاع، ولعدم التزامه بالحقوق التى يقتضيها الزواج من النفقة والمبيت، لا زواج المقيم الذى يشبه الملتزم بكل مقتضيات الزواج۔[8]

مذکورہ بالا عبارت کا مفہوم یہ ہے کہ مسیار مبالغہ کا صیغہ ہے۔جیسے کہا جاتا ہے رجل مسیار،

سیار یعنی زیادہ سفر کرنے والا شخص۔اس نکاح کو اس نام سے اس لئے موسوم کیا گیا ہے کہ اس نکاح میں خاوند اپنی زوجہ کے شرعی حقوق کی ادائیگی کا بوجھ نہیں اٹھاتا، گویا یہ ایک ایسے شخص کا نکاح ہے جو اپنے سفر کے دوران کم سے کم بوجھ اٹھاتا ہے۔اس نکاح کی صورت میں شرعی حقوق مثلاً نان نفقہ، وراثت اور رہائش کی ادائیگی خاوند پر لازم نہیں ہوتی۔ اِس لئے اسے مسیار کہا جاتا ہے۔

احمد التمیمی کی رائے:

بل ان بعض الباحثين قصر هذا اللاستعمال على اقليم نجد فى المملكة العربية السعودية حيث يرى ان كلمة (مسيار) كلمة عامية تستعمل فى اقليم نجد، بمعنى الزيارة النهارية واطلق هذا الاسم على هذا النوع من الزواج، لان الرجل يذهب الى زوجته غالبا فى زيارات نهارية شبيهة بما يكون من زيارات الجيران۔[9]

عقدِ مسیار سعودی عرب کے علاقہ نجد میں خصوصاً رواج پذیر ہے۔اور اس عقد سے دن کی ملاقات مراد لی جاتی ہے۔عقد کی اس قسم پر نکاح کا اطلاق اس لئے ہونے لگا کہ آدمی اپنی بیوی سے عموماً دن کے وقت ملنے جاتا ہے تاکہ اُسے شوہر کے بجائے پڑوسیوں کے گھر آنے جانے والے شخص کی طرح شمار کیا جائے۔

عبدالملک بن یوسف مطلق کی رائے:

نکاح مسیار کی علمی، اصطلاحی اور خاصیت کے بارے عبدلملک بن یوسف یوں لکھتے ہیں:

زواج المسيار هو الزواج الشرعى فى الاركان والشروط المتعارف عليها عند جمهور الفقهاء، لكنه يتضمن تنازل الزوجة عن بعض حقوقها الشرعية على الزوج، مثل: عدم مطالبته بالنفقة او السكن والمبيت، وامنا يات اليها من وات لاخر دون تحديد، وذلک بالاختيار والتراضى، ولا يثبت ذلک فى العقد غالبا۔ [10]

مندرجہ بالا تحریر کا مفہوم یہ ہے کہ نکاح مسیار ایک شرعی نکاح ہے جس میں جمہور فقہاء کے مسلمہ ارکان و شرائط پورے طور پر موجود ہوں۔لیکن اس نکاح میں بیوی اپنے بنیادی شرعی حقوق سے باہمی رضامندی سے دست بردار ہوجاتی ہے، جبکہ خاوند اس کے پاس وقتاً فوقتاً آتا رہتا ہے۔

ڈاکٹر صالح بن غانم السدلان کی رائے:

صالح بن غانم السدلان نکاح مسیار کی بابت یوں تحریر فرماتے ہیں:

ان يتزوج رجل امراة باركان النكاح وشروطه، ولكن دون ان يحدد يوما معينا ياتيها فيه، اوساعة معينة وانما يكون خاضعا لرغبته ووقت فراغه وتمكنه ۔[11]

اس عبارت کا مفہوم یہ ہے کہ آدمی کسی عورت سے نکاحِ شرعی کرتا ہے مگر اس عورت سے حقِ

زوجیت کی ادائیگی کو اپنی فراغت، سہولت اور رغبت پر موقوف رکھتا ہے۔

ڈاکٹر عمر بن سعود العید کی رائے:

ڈاکٹر عمر بن سعود نکاح مسیار کو ان الفاظ سے تعبیر کرتے ہیں:

زواج يقوم على عدم اشتراط بعض حقوق المراة سيما حقها فى البيتوتة ، والنفقة ۔[12]

یہ ایسا نکاح ہے کہ جس کے نتیجہ میں خاوند پر بیوی کے بعض حقوق جیسے شب باشی، نان ونفقہ کا بوجھ عائد نہیں ہوتے۔

پروفیسر احمد حجی کردی کی رائے:

پروفیسر احمد کردی اس عقد نکاح کی صورت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ میری رائے میں اس نکاح کی مروجہ صورتوں میں سب سے واضح صورت یہ ہے کہ ایک عاقل بالغ مرد کسی عاقل بالغ عورت کے ساتھ متعین مہر اور شرعی گواہوں کی موجودگی میں عقدِ نکاح کرے مگر اس میں یہ شرط ملحوظ ہو کہ خاوند بیوی کے ہاں صرف رات کے وقت میں کچھ دیر قیام کرے گا، اور اس پر اپنی جانب سے کچھ خرچ نہیں کرے گا، اور اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ یہ مذکورہ بالا شرط عقد نکاح میں صراحتاً ذکر کی جائے یا رواجاً ثابت ہو۔[13]

شیخ عبداللہ بن سلیمان بن منیع کی رائے:

ابن منیع، سعودی عرب کے جید علماء میں سے ہیں۔ وہ نکاح مسیار کے بارے میں نقل فرماتے ہیں کہ یہ ایسا نکاح ہے جس میں شرعی نکاح کے تمام تر ارکان و شروط موجود ہوتی ہیں چنانچہ نکاح کے لوازمات مثلاً بیوی کو اپنے ساتھ رکھنا یا اُس کے ساتھ رہنا، نان و نفقہ، نسب کا ملنا، طلاق، خلع، بیوی کی نافرمانی، طلاق، وفات کے بعد عدت اور دیگر احکامِ زوجیت ثابت ہوتے ہیں۔

جو چیز اِس نکاح کو دیگر نکاح سے ممتاز کرتی ہے وہ بیوی کا اپنی رضامندی سے خاوند کو شریعت کے عائد کردہ حقوق سے بری کرنا اور اِس بات پر بھی راضی ہوجانا ہے کہ اُس کا شوہر رات یا دن میں کسی بھی وقت اپنی سہولت کے مطابق اُس سے ملاقات کے لئے تشریف لائے۔[14]

دار الافتاء، دار العلوم کراچی کے مفتیان کی رائے:

سوال: 24 جولائی 2006 کے انگریزی اخبار (ڈان) میں مسیار کے حوالے سے مسئلہ آیا ہے، جس میں بتایا گیا ہے کہ سعودی علمانے "Misyar" کو جائز قرار دیا ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کی وضاحت کیجئے۔ دعاؤں کا طلب گار (حارث احمد)

الجواب حامداً ومصلیاً:

ہمارے علم کے مطابق "Misyar" نکاح کی ایسی قسم ہے جس میں نکاح ہونے کے بعد بیوی اپنے

حقوق (جیسے نفقہ، سکنٰی، وغیرہ) شوہر کو معاف کر دیتی ہے، وہ اپنے والدین کے ہاں یا کسی اور جگہ رہتی ہے اور شوہر کی رہائش کسی اور مقام ہوتی ہے۔ عام طور پر اس نکاح کو پوشیدہ رکھا جاتا اور جب کبھی میاں بیوی کو باہم ملنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے تو وہ جمع ہو کر حقوق زوجیت ادا کرتے ہیں۔

اس سلسلے میں یہ بات بھی علم میں آئی ہے کہ بعض مالدار لوگ جنہیں مختلف ملکوں میں سفر درپیش ہوتے ہیں وہ بعض ملکوں میں "Misyar " نکاح کر لیتے ہیں، جب تک وہاں رہنا ہوتا ہے، منکوحہ کو اپنے پاس رکھتے ہیں، پھر واپس اپنے وطن چلے آتے ہیں۔ (یہ تمام تفصیلات اخبار کے منسلکہ تراشہ میں بھی مذکور ہیں)

اگر "Misyar " نکاح کی حقیقت وہی ہے جو اوپر بیان ہوئی تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر اس میں نکاح کے منعقد ہونے سے متعلق تمام شرعی شرائط موجود ہوں مثلاً باقاعدہ ایجاب وقبول کے ساتھ نکاح کیا جائے، کم از کم دو گواہ بھی موجود ہوں اور لڑکا لڑکی کا کفو بھی ہو، نیز مہر بھی مقرر کیا جائے، تو اس سے گو نکاح منعقد ہو جائے گا لیکن ایسا کرنا خلاف سنت اور مقاصد شرعیہ کے منافی ہے اور نکاح کی شرعی ذمہ داریوں سے فرار بھی ہے، خصوصاً اس طرح پوشیدہ نکاحوں سے کئی فتنوں کا دروازہ کھل سکتا ہے۔ اس لئے اس طرح نکاح کرنا ناپسندیدہ ہے، اس سے اجتناب کیا جائے۔

فی صحیح ابن حبان، ج:9، ص: 374، رقم الحدیث:66-4عن عامر بن عبداللہ بن زبیر عن ابیه ان رسول اللہ ﷺ قال:"اعلنوا النکاح"کذا فی المستدرک علی الصحیحین200/2، رقم الحدیث 2748۔وفی موارد الظمان، باب اعلان النکاح، 313/1، وفی مسند البزار، ج 6، ص:171، "اعلنوا النکاح وضربوا علیه بالغربال یعنی الدف۔امداد المفتیین، ص: 521- 522

"جبکہ مرد وعورت بالغ ہیں اور نکاح پر راضی ہیں، اور گواہ بھی شرط کے موافق موجود ہیں تو یہ نکاح منعقد ہو جائے گا۔۔۔ مگر یہ نکاح سنت کے خلاف ہے۔ حدیث میں آتا ہے:"اعلنوا النکاح ولو بالدف اخرجه الترمذی۔۔الخ

نیز یہ کہ خزانۃ الروایات میں ہے:" فی الخانیة ضرب الدف فی النکاح اعلاناً و تشہیراً سنة۔۔۔الخ نیز یہ کہ بعض احادیث میں آتا ہے کہ "زنا اور نکاح میں فرق اگر ہے تو اس اعلان کا فرق ہے۔" اس سے بھی بہت سختی معلوم ہوتی ہے، حاصل یہ کہ نکاح تو منعقد ہو جائے گا مگر سنت کے خلاف ہوگا۔"

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

الجواب صحیح اعجاز احمد غفر اللہ لہ

احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ دار الافتا، دار العلوم کراچی 20-8-1428ھ

علما کی آراء کا تجزیہ

مذکورہ بالا عبارات اور علما کی تصریحات کی روشنی میں نکاح مسیار سے متعلق علمائے کرام کی آرا دو اقسام میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

(الف) نکاح مسیار کو بعض علمائے کرام جائز تاہم پسندیدہ نہیں سمجھتے۔

(ب) بعض علمائے کرام نکاح مسیار کو ناجائز اور مقاصد شریعت کے ہم آہنگ خیال نہیں کرتے۔

(الف) نکاح مسیار کو جائز سمجھنے والے علما اور ان کے دلائل:

عرب معاشرے کی معاشی خوشحالی اور اس سے وابستہ دیگر معاشرتی اور سماجی مسائل کے حل کے لئے اکثر علمائے عرب نے نکاحِ مسیار کے جواز کا فتوی دیا ہے اور وہ اس کو شرعی نکاح سمجھتے ہیں۔اِسی لئے نکاحِ مسیار زیادہ تر عرب ممالک میں رائج ہے۔ان علما کے ہاں اِس نکاح کے ذریعے بیوی کی طرف سے اپنے بعض حقوق سے دست بردار ہونے اور اِس دستبرداری کی شرط کو صلب عقد میں ذکر کرنے سے نکاح کی صحت پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔بشرطیکہ اس عقد میں نکاحِ صحیح کے تمام ارکان وشرائط ملحوظ رکھے جائیں۔

اس رائے کے حاملین میں شیخ عبدالعزیز بن باز، شیخ عبدالعزیز آل شیخ، شیخ عبداللہ بن منیع، سابق شیخ الازہر محمد، سید طنطاوی، شیخ یوسف قرضاوی، شیخ محمد بن صالح عثیمین، ڈاکٹر وھبہ زحیلی، ڈاکٹر احمد حجی کردی، شیخ سعود شریم وغیرہ شامل ہیں۔

دلیل نمبر1: یہ ہے کہ عقدِ نکاح میں جب ارکان و شرائط کو ملحوظ رکھا جائے تو وہ شرعی نکاحِ گردانا جاتا ہے اور نکاح میں ایسی شرط جو زوجین یا ان میں سے کسی ایک کے مفاد پر مبنی ہو جبکہ دونوں اس پر راضی ہوں، درست ہے اور ایسی شرط کو پورا کرنا بھی لازم ہے۔کیونکہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی صحیح بخاری و مسلم میں نقل کیا گیا ہے:

تمام شرطوں میں وہ شرطیں سب سے زیادہ پوری کی جانے کے لائق ہیں جن کے ذریعہ تم نے شرم گاہوں کو حلال کیا ہے یعنی نکاح کی شرطیں ضرور پوری کرنی چاہئیں۔[15]

دلیل نمبر2: اُم المؤمنین حضرت سودہ بنت زمعہ ؓ کا حضرت عائشہ کے حق میں اپنی باری سے دست برداری۔ صحیح بخاری و مسلم میں ہے: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضرت سودہ ؓ نے اپنی باری کا دن حضرت عائشہ ؓ کو ھبہ فرما دیا یعنی حضرت سودہ ؓ کا ایک دن اور حضرت عائشہ ؓ کا اپنا ایک دن۔ [16] مذکورہ بالا احادیثِ مبارکہ سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ عقدِ نکاح جب ارکان و

شرائط (جن میں باری کا حق بھی ہے) کے ساتھ ہو،تو یہ عقد شرعاً صحیح شمار ہوگا۔

دلیل نمبر3: مشہور فقہی قاعدہ عقود میں الفاظ اور عبارات کا نہیں، بلکہ مقاصد اور معنیٰ کا اعتبار ہوتا ہے، بھی نکاح مسیار کے جواز کی دلیل بنتا ہے۔[17]

دلیل نمبر4: مندرجہ ذیل معاشرتی وسماجی مجبوریوں کو بھی عقلی طور پر نکاح مسیار کے جواز اور فروغ کی دلیل بنایا گیا ہے۔کیوں کہ ماضی میں آج کے دور کی نسبت نکاح کہیں زیادہ آسان اور سہل تھا۔نیز آج کی طرح مادی اور اجتماعی پابندیاں اور رکاوٹیں بھی نہیں تھیں جیسے:

1۔بڑی عمر کی عورتوں کی تعداد میں اضافہ

2۔مختلف وجوہات کے سبب عورتوں کی شادیوں کا نہ ہونا یا تاخیر ہو جانا

3۔معاشرے اور سماج میں روز بروز طلاق کی بڑھتی ہوئی شرح

4۔مجبور بیوہ اور طلاق یافتہ عورتوں کی کثرت، جن میں اکثریّت ایسی خواتین کی بھی ہوتی ہیں جو تنہا یا اپنے بیٹوں کے ساتھ رہنے پر مجبور ہوتی ہیں۔جبکہ ان کے پاس مال و دولت کی فراوانی بھی ہوتی ہے[18]

(ب) نکاح مسیار کو ناجائز سمجھنے والے علما اوران کے دلائل:

شیخ ناصر الدین البانی،ڈاکٹر محمد ذخیلی اور ڈاکٹر ابراہیم فاضل، پروفیسر ڈاکٹر قرۃ داغی جیسے جید علمائے کرام اس نکاح کے جواز کے قائل نہیں۔اِن محققین کی رائے یہ ہے کہ نکاحِ مسیار میں رازداری کی چھاپ نظر آتی ہے، اِس لئے یہ بگاڑ اور بے حیائی جیسے رذائل کا موجب ہے،مزید یہ کہ مفاد پرست اِسے اپنے مذموم مقاصد کے لئے اِستعمال کر سکتے ہیں۔چنانچہ مشہور فقہی قاعدہ ہے کہ جو چیز حرام کا موجب ہو وہ بھی حرام ہوتی ہے۔مزید برآں نکاح مسیار شریعت کی بیان کردہ حکمتوں کے منافی ہے۔الغرض اس نکاح کے رواج سے برے نتائج متوقع ہو سکتے ہیں۔

بالاختصار نکاح مسیار مقاصد شرعیہ کے ہم اہنگ نہیں چنانچہ یہ عقد نان ونفقہ، رہائش، باہم پیار محبت، بیوی اور اولاد کے حقوق کی رعایت، نیک اور صالح اولاد کے حصول اور بیویوں کے درمیان عدل جیسے اہم امور شرعیہ کی رعایت نہیں کرتا۔ الغرض اِس نکاح میں عورت کا جنسی و معاشرتی اِستحصال، بے وقعتی اور بعض اوقات عورت کو اس کے جائز شرعی حقوق سے محروم رکھا جانا بھی لازم آتا ہے۔[19]

نکاح مسیار کے مجوزین کا مانعین کی دلیل کا جواب:

مسیار کے جواز کے قائل علما کہتے ہیں کہ نکاح کے تمام ارکان و شرائط کے پائے جانے کی صورت میں محض عقد نکاح کو کسی معاشرتی اور سماجی مجبوری کے پیش نظر خفیہ رکھنے کی وجہ سے یہ نکاح باطل نہیں ہو سکتا، یہ نکاح علی الاطلاق خفیہ نکاح نہیں کیوں کہ عقدِ مسیار میں عورت کے گھر ، ہمسائے، اور خاندان والے باخبر ہوتے ہیں، لہٰذا یہ نکاح معاشرتی فساد اور بگاڑ کا سبب بھی نہیں۔ باقی جہاں تک نکاح مسیار کے عدم جواز کے محققین کا یہ خیال کہ مفسدین اس کو حیلہ بنا کر اپنے مذموم مقاصد کے لئے استعمال کر سکتے ہیں، تو ایسے لوگوں کے پاس اور بھی بہانے ہوتے ہیں۔اس بناء پر اُن مفسدین کا یہ طرزِ عمل اس نکاح کو نا جائز نہیں کر سکتا، اور جہاں تک نکاح کے شریعت سے ہم آہنگ نہ ہونے کے شبہ کا تعلق ہے تو یہ یقیناً مثالی عقد نہیں ہے تاہم ایسے نکاح سے بھی بہت سے نیک مقاصد حاصل ہو سکتے ہیں۔ جیسے دونوں کے لئے عفت و پاکدامنی، کیوں کہ عموماً اس نکاح کا انعقاد ہی اس صورت میں ہوتا ہے جب معروف صورت میں نکاح کرنا، ناممکن ہو۔[20]

نکاح مسیار اور نکاح متعہ میں فرق

امام شافعیؒ نکاح متعہ کی اصطلاحی تعریف ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

"كل نكاح كان الى اجل من الآجال قرب او بعد، وذلک ان يقول الرجل للمراة: نكحتک يوماً،او عشراً،او شهراً او حتى اخرج من هذا البلد ---- او نحو هذا مما لا يكون فيه النكاح مطلقاً لازماً الى الابد او يحدث لها فرقة"

"ہر وہ نکاح جس میں تھوڑی یا زیادہ مدت ملحوظ ہو،اس کی صورت یہ ہے کہ کوئی مرد کسی عورت سے کہے کہ میں ایک دن، دس دن، ایک ماہ یا اس شہر سے باہر جانے تک کی مدت کیلئے تم سے نکاح متعہ کرتا ہوں، یا اسی طرح کوئی ایسی قید لگائے جس میں نکاح کیلئے دوام کی صورت نہ پائی جائے، یا اس میں متعین وقت کے بعد فراق کی صورت مقدر ہو۔"[21]

جبکہ علامہ ابن عبد البر متعہ سے متعلق یوں تحریر فرماتے ہیں کہ:

واجمعوا ان المتعة نكاح لا اشهاد فيه ولا ولى وانه نكاح الى اجل تقع فيه الفرقة بلا طلاق ولا ميراث بينهما ۔

فقہاء کا اس پر اجماع ہے کہ متعہ ایک ایسا نکاح ہے جس میں گواہ نہیں ہوتے اور یہ ایک مخصوص مدت کے لئے نکاح ہوتا ہے کہ اس مدت کے پورا ہونے پر بغیر طلاق کے فرقت واقع ہو جاتی ہے اور

ان دونوں کے درمیان میراث بھی جاری نہیں ہوتی۔[22]

مذکورہ بالا عبارات کا حاصل یہ ہے کہ اس عقد کے انعقاد کے لئے متع کے مادہ سے ماخوذ کسی لفظ کا استعمال ضروری ہے۔ تاہم اس نکاح میں گواہ بھی نہیں ہوتے، اس عقد میں میاں بیوی ایک دوسرے سے ایک مدت معینہ کے لئے جنسی تمتع (فائدہ) حاصل کرتے ہیں، جو انتہائے مدت پر علیحدگی کا سبب بنتا ہے، اس علیحدگی سے میراث واجب نہیں ہوتی۔ اور اس نکاح کو ہمیشہ کے لئے باقی رکھنا اور اسی طرح کے دیگر مقاصد نکاح ملحوظ نہیں ہوتے۔

نکاح متعہ، اس کے جواز اور عدم جواز کی تفصیل ہم نے اسی مقالہ کے باب ثانی کی فصل سادس میں بیان کی ہے۔

نکاح مسیار اکثر علما کے نزدیک درست اور جائز ہے۔ اس کی وجہ جواز یہ ہے کہ اس میں شرعی نکاح کے تمام ارکان و شرائط پائے جاتے ہیں جو اس کو نکاح متعہ سے جدا اور ممتاز کرتے ہیں۔

جہاں تک اس اعتراض کا تعلق ہے کہ نکاحِ مسیار میں عورت کو اپنے بعض شرعی حقوق سے دستبرداری کرنا پڑتی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ صاحبِ حق کا اپنے اختیار اور مرضی سے اپنے حقوق معاف کر دینا اِس عقد کی صحت، توثیق اور جواز کی دلیل ہے۔

نکاحِ مسیار اور خفیہ نکاح میں فرق

خفیہ نکاح اس نکاح کو کہتے ہیں جو تشہیر، ولی اور گواہوں کی عدم موجودگی میں زوجین کے درمیان منعقد ہو۔ یہ نکاح جمہور علما کے نزدیک باطل ہے کیوں کہ اس میں شریعت کی بیان کردہ شرائطِ نکاح مثلاً ولی اور گواہوں کی دستیابی نہیں پائی جاتی۔ لہٰذا یہ عقد، زناکاری اور پوشیدہ یارانہ کی ایسی صورت ہے، جس کو قرآن کریم نے ناجائز قرار دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: محصنات غير مسافحات ولا متخذات اخدان (النسا، آیت 24)

ترجمہ: وہ عقد نکاح میں محفوظ (محصنات) ہو کر رہیں، آزاد اور شہوت پوری نہ کرتی پھریں اور نہ ہی چوری چھپے آشنائیاں پیدا کریں۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری کی روایت کردہ حدیث، جس میں نبی ﷺ نے ولی کی موجودگی کو شرائط نکاح میں ضروری قرار دیا ہے، بھی خفیہ نکاح کے عدم جواز کی صریح دلیل ہے، چنانچہ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

لا نكاح الا بولی[23]

جبکہ نکاح مسیار وہ نکاح ہے جس میں نکاح سے متعلق شریعت کے بیان کردہ تمام ارکان و شرائط پائے جاتے ہیں اور اس پر نکاح کے تمام شرعی احکام و آثار مرتب ہوتے ہیں۔ یہ نکاح علی الاطلاق خفیہ نکاح نہیں کیوں

کہ اس عقدِ نکاح میں عورت کے گھر، ہمسائے، اور خاندان والے حتیٰ کہ نکاح کے گواہ باخبر ہوتے ہیں ۔بس کچھ معاشرتی، سماجی اور قانونی مجبوریوں کی بنیاد پر عاقدین اس نکاح کو پوشیدہ رکھتے ہیں۔

خلاصہ کلام:

نکاح (شادی) کسی بھی مسلمان کی زندگی کا اہم ترین موڑ ہے، جس سے زندگی ایک نئے سفر کی جانب گامزن ہوجاتی ہے۔شریعتِ محمدیہ ﷺ میں نکاح کے معاہدے کے طے شدہ احکام و شرائط، نیز قواعد و ضوابط مقرر کئے گئے ہیں۔

اِسلام میں نکاح محض دو جنسوں کے باہمی ملاپ کا نام نہیں بلکہ اللہ تبارک و تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایک ایسا پختہ معاہدہ کرنا ہے، جس کے ذریعے دو مختلف خاندان آپس میں مل کر ایک نئے خاندان کو تشکیل دیتے ہیں۔اس اعلیٰ مقصد کے حصول کے لئے دینِ اِسلام نے نکاح کو مشروع قرار دیا ہے۔ ہمارا یہ خیال ہے کہ نکاح مسیار معروف نکاح کے مثل اور سو فیصد مشابہ نہیں،اسی لئے یہ نکاح درست اور جائز ہونے کے باوجود مستحسن اور پسندیدہ نہیں ہے۔اس نکاح کے جائز ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں فقہائے اسلام کے بیان کردہ نکاح کی تمام شرائط وارکان تو پائے جاتے ہیں،تاہم اس میں یک گونہ عورت کے جسمانی حقوق کے ساتھ ساتھ اس نکاح سے حاصل ہونے والی اولاد کی تربیتی اور اخلاقی حقوق کا استحصال ہوتا دکھائی دیتا ہے۔

اس نکاح سے معاشرے میں فساد و بگاڑ کا اندیشہ ہے۔اس لئے اس نکاح کو رواج دینے کی بجائے معروف وعرفی نکاح کے رواج کی کوشش کرنی چاہئے۔نیز یہ بات ذہن نشین رہنی چاہئے کہ اگر شرعی نکاح کے قوائد وضوابط کا لحاظ کئے بغیر اس نکاح کا انعقاد کیا جائے تو وہ سرے سے نکاح ہی شمار نہیں ہوگا۔

تاہم معاشرتی و سماجی خرابیوں کے انسداد کو ملحوظ رکھتے ناگزیر حالات میں یا کسی خاص شخص کے شخصی احوال وضروریات کے پیش نظر نکاح مسیار کے جائز سمجھنے والے علمائے کرام کی علمی رائے پر اعتماد کرتے ہوئے فتویٰ جواز دیا جاسکتا ہے۔

References

1. Ibne Manzoor,lisan ul arab,v:4,p:389
2. Alasfahani,Abu Alqasim ,Almufradaat fi Gharib ul Quran, v:1,p:432.
3. Doctor Ahmad Bin Musa Alsahli, Uqood Alziwaj Almustahditha wa Hukmuha fi Alshariah, p:17
4. Qarzavi, haul ziwaj ul misyar , Mujallah Almujtameu alkwitiah,5-26, p:1977,p:31

5. Shiekh Abdullah bin salman bin muniee Fatawa Sheikh Abdullah Bin Slaman Bin Munee, Mujallah Aldaewah,Rabi ul awwal,1423h,p:56.
6. Wahba Zuhaili, Professor University of Dameshq, , Uqood Alziwaj Almustahditha wa Hukmuha fi Alshariah,p:8
7. Mulaq, ziwaj almisyar,p:75, sr n:13299"
8. Osamah Ashqar, Mustajidaat Fiqhia fi Qazayah alziwaj wl talaq, p:161-162
9. Mujallath alusrah, Issue: 64, muharram,1418h, Bahawala alziwaj alurfi haqiqatuhu w ahkamuhu , Dr Yousuf al Durwvesh.
10. Mulaq, Abdul Malik Bin Yousuf , Ziwaj Almisyar,p:77.
11. Dr, Muhammad Bin Yahya Alnajemi Head of Uloom Almadni, faculty of Malik Fahad Jeddah,p: 10
12. Dr Dr, Muhammad Bin Yahya Alnajemi Head of Uloom Almadni, faculty of Malik Fahad Jeddah,p: 10
13. . Osamah Ashqar, Mustajidaat Fiqhia fi Qazayah alziwaj wl talaq, Appendix :2
14. Shiekh Abdullah bin salman bin muniee, Fatawa sheikh Abdullah Bin Slaman Bin Munee, Mujallah Aldaawah,Rabi ul awwal,1423h,p:56.
15. Sahih Bukhari, kitab ulnikah, bab alshuroot fi Alnikah,Hadith :5151, Sahih Muslim, kitab alnikah, bab alwafa belshuroot fi alnikah,hadith,1418.
16. Sahih Bukhari, kitab ulnikah, bab alshuroot fi Alnikah,Hadith :5151, Sahih Muslim, kitab alnikah, bab alwafa belshuroot fi alnikah,hadith,1418.
17. Sahih Bukhari, kitab alnikah, bab ul maraa tahebu yoma men zaujeha lzarbateha,Hadith:5212.Sahih Muslim, Kitab alrizaa, bab jwaz hebtuha naubtuha lezarbatuha,hadith:1463.
18. Ali, Nadvi, Alqawaed ul fiqhiaah ,p:55
19. Qarzavi, Ziwaj almisyar,Mujallat alasrat ul alsaudiah,P:10-12
20. Mulaq, ziwaj almisyar, p: 120, Irfan Saleem, Nikah misyar, P: 14, Mustajidaat Fiqhiah, P: 179.
21. Mulaq, ziwaj almisyar, p: 137-145, Irfan Saleem, Nikah misyar, P: 10-12, Mujallah Aldaawat, P: 56, V: 1843, Mustajidaat Fiqhiah, P: 124.
22. Abu Umar yousuf, Bin Abdullah Bin Muhammad Bin Abdul albir Bin Asim Alnimri Alqurtabi,D:463H, Tahqiq,Salim Muhammad Ataa, Muahammd Ali Mauuz, Alestizkar, Publish, dar ul Alkutub Alilmiah, Biroot,2000,v:10,P:116.
23. Alshafi, Abu Abdullah Muhammad Bin Idress Bin Al Abaas Bin Usman Bin Safie Bin Abdul Mutalib Bin Abd Munaf Almatlabi Alqarshi Almakki,D:204H,Alumm, Publish: Darul almarifat,Biroot,1990.V:5,P:85
24. Abu Umar yousuf, Bin Abdullah Bin Muhammad Bin Abdul albir Bin Asim Alnimri Alqurtabi,D:463H, Tahqiq,Salim Muhammad Ataa, Muahammd Ali Mauuz, Alestizkar, Publish, dar ul Alkutub Alilmiah, Biroot,2000,v:10,P:116.
25. Muhammad Bin Esa Altermizi, Sunan Tirmizi, Kitab Al Nikah, Bab Ma jaa La Nikah ella bewail,P:194